احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار | 8۔ ستمبر 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 46-81 نمبر 204 | اتوار 23 ربیع الثانی۔ 1417ھ 8 تبوک 1375ہش 8 ستمبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ کلام الٰہی کلاس کے بارے میں ضروری اعلان

احمدیہ ٹیلی ویژن نے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے پروگرام ترجمہ کلام الٰہی کلاس کو ابتداء سے دوبارہ قسط وار دکھانا شروع کیا تھا تا کہ جو ناظرین پہلے استفادہ نہیں کر سکے وہ فائدہ اٹھالیں۔ حضرت صاحب کے بیرون لندن قیام کے دوران اس کا وقت روزانہ 6 تا 7 بجے (پاکستانی وقت) تھا۔ اب حضرت صاحب واپس تشریف لے آئے ہیں۔ لہٰذا اب تا اطلاع ثانی پرانی قسطوں کی دوہرائی کا پروگرام روزانہ 3 تا 4 بجے شام (پاکستانی وقت) پر دکھایا جائے گا۔

ناظرین یاد رکھیں کہ معمول کا ترجمہ کلام الٰہی پروگرام جو تازہ اقساط پر مشتمل ہو گا بدستور سوموار اور منگل کو شام چھ بجے دکھایا جاتا رہے گا۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ ایک ضروری نصیحت ہے اور اس کو یاد رکھو کہ اگر کوئی شخص مصیبت زدہ ہو تو اسے ڈرنا چاہئے کہ ایسا نہ ہو کہ اس سے بڑھ کر اس پر کوئی مصیبت گرے۔ کیونکہ دنیا دار المصائب ہے اور اس میں غافل ہو کر بیٹھنا اچھا نہیں۔ اکثر مصائب متنبہ کرنے کے واسطے آتے ہیں۔ ابتداء میں اس کی صورت خفیف ہوتی ہے۔ انسان اس کو مصیبت نہیں سمجھتا۔ پھر وہ بیتاب کرنے والی مصیبت ہو جاتی ہے۔ دیکھو اگر کسی کو آہستگی سے دبایا جائے تو اس کے بدن کو آرام پہنچتا ہے۔ وہی ہاتھ زور سے مارا جائے تو موجب دکھ ہو جاتا ہے۔ ایک مصیبت سخت ہوتی ہے جو وبال جان بن جاتی ہے۔ (کلام الٰہی) نے ہر دو مصائب کا ذکر کر دیا ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 418)

اگر نیت اور ارادہ کے ساتھ عمل نہیں تو وہ بے فائدہ ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اخلاص اور نیت کا فرق مرتبہ اور شان میں فرق پیدا کر دیتا ہے۔ نیت اور ارادہ خالی بھی کوئی چیز نہیں کیونکہ عبادات کے لئے یہ ایک روح ہے پس روح بغیر جسم کے کچھ نہیں کر سکتی۔ بلکہ وہ مفید تب ہی ہو سکتی ہے کہ جسم بھی ہو اور روح بھی۔ پس اگر نیت اور ارادہ کے ساتھ عمل نہیں تو اس کا کچھ فائدہ نہیں اور اگر کوئی اخلاص اور نیت کے ساتھ ایک تسبیح بھی کہتا ہے تو اس کا وہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ جو سالہا سال کی عبادتوں سے بھی نہیں پیدا ہو سکتا اور اگر کوئی انہماک والی توجہ کے ساتھ ایک بار بھی (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کہتا ہے تو اس کا ایک دفعہ کا کہا ہوا کلمہ وہ نتائج پیدا کرتا ہے جو پہاڑوں کی بلندیوں سے بھی بڑھتا ہے پس اگر تمہارے اعمال کے ساتھ نیت اور اخلاص نہیں یا نیت اور اخلاص کے ساتھ ظاہری اعمال بھی بجا نہیں لاتے تو تمہاری مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی سو گیا پھر اٹھ بیٹھا۔ جس طرح وہ پہلے خالی ہاتھ تھا اسی طرح وہ نیند کے بعد خالی ہاتھ رہا۔ یا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی بدن پر تیل مل کر اپنے اوپر پانی ڈالتا ہے اور پانی کا ایک قطرہ بھی اس کے بدن پر نہیں ٹھہرتا شائد پانی کا کوئی قطرہ تو اس کے بدن کے کسی حصہ پر جہاں تیل نہ لگا ہو رہ بھی جائے مگر ایسے انسان کو جس کی عبادت میں اخلاص نہیں کوئی بھی نفع نہیں۔ پس تم اپنی عبادات میں اخلاص پیدا کرو اور دنیوی معاملات اور دوستوں میں اپنی نیتوں اور ارادوں کو درست کرو۔ کیونکہ بغیر روح کے جسم کچھ چیز نہیں خواہ جسم کتنا ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو لیکن اگر روح نہیں تو وہ کچھ حرکت نہیں کرے گا۔ اسی طرح کسی نیکی اور عمل کا نیک نتیجہ پیدا نہیں ہوتا جب تک کہ ظاہری اعمال میں نیت اور اخلاص نہ ہو۔ چاہے وہ کتنی ہی عبادت پڑھے یا روزے رکھے اگر وہ اپنی عبادات میں اخلاص اور پوری توجہ کا عادی نہیں اس کے ایمان اور عرفان میں کوئی زیادتی نہیں ہو سکتی۔

(از خطبہ 23۔ جنوری 1925ء)

واقفین نو کے والدین توجہ فرمائیں!

○ اپنے بچوں کی تاریخ پیدائش تمام کاغذات میں درست درج کروائیں۔ اگر کسی جگہ سکول وغیرہ میں آپ درست تاریخ پیدائش درج نہ کروا سکے ہوں تو مرکز کو اصل اور دوسری دونوں کے بارے میں وضاحت سے تحریر کریں۔ خصوصاً سرکاری کاغذات میں بچوں کی تاریخ پیدائش میں تضاد نہیں ہونا چاہئے۔

(وکالت وقف نو)

بیت المھدی بم دھماکہ کے زخمیوں کے لئے خصوصی درخواست دعا

○ ربوہ 7 ستمبر 1996ء فضل عمر ہسپتال میں بیت المھدی میں 2 ستمبر کو ہونے والے بم دھماکے میں جو زخمی احباب داخل ہوئے تھے ان میں شدید زخمی مکرم محمد اسلم صابر صاحب نائب صدر عمومی اور قائمقام صدر عمومی کی حالت اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہتر ہو رہی ہے۔ ان کی یادداشت ٹھیک ہے۔ وہ اٹھ بیٹھ کر کھاتے پیتے ہیں بات بھی کرتے ہیں۔

دوسرے شدید زخمی دار الیمن کے نوجوان محمد شفیق صاحب کی حالت ابھی بہتر نہیں۔ کل شام تک حالت کمزور تھی۔ آج صبح بہتری کی علامات پیدا ہوئی ہیں۔ آج وہ بات سن کر توجہ دیتے ہیں جو بات کرے اس کی طرف دیکھتے ہیں۔

دیگر تین زخمی جو سرجیکل وارڈ میں ہیں ان میں مکرم عبد الستار صاحب پہریدار خزانہ زیادہ زخمی تھے۔ ان کی سماعت خاصی متاثر ہوئی ہے۔ زخم ٹھیک ہو رہے ہیں۔ اسی طرح مکرم غلام دین صاحب اور مکرم محمود احمد صاحب کی صحت بھی خاصی بہتر ہو رہی ہے۔ احباب کرام سے تمام زخمیوں کی کامل شفایابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم شکور بھائی صاحب چشمے والے تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم مبارک محمود صاحب پانی پتی پر فالج کا شدید حملہ ہوا ہے۔ اور وہ اس وقت ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے ان کے لئے درخواست دعا ہے۔ خدا تعالیٰ انہیں جلد شفائے کاملہ عطا کرتے ہوئے صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے سرفراز کرے۔ آمین۔

ایک احمدی طالبہ کی نمایاں کامیابی

○ مکرمہ امتہ المتین صاحبہ بنت مکرم محمد اکرام صاحب چوہدری نے امسال انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں پری میڈیکل گروپ میں

باقی صفحہ 7 پر

توکل کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

8- تبوک 1375 ہش   8 - ستمبر 1996ء

بیعت کی غرض - خدا کی محبت میں ذوق شوق

ہم احمدی کیوں ہیں۔ یہ ایسی بات ہے جس کے لئے ہمیں از خود سوچنے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں احمدیہ جماعت میں شمولیت کے اغراض و مقاصد خود متعین کرکے ان پر عمل کرنے کی بجائے جس شخص کی وجہ سے ہم جماعت میں داخل ہوئے ہیں اس کے ارشادات کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی تصنیفات اور اپنی گفتگوؤں میں اس بات کو پوری طرح واضح فرمایا ہے کہ احمدیہ جماعت میں شمولیت کرکے ہم کیا حاصل کریں اور کس طرح حاصل کریں۔ آپ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

"بیعت کی اصل غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں ذوق شوق پیدا ہو اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو کر اس کی جگہ نیکیاں پیدا ہوں۔ جو شخص اس غرض کو ملحوظ نہیں رکھتا اور بیعت کرنے کے بعد اپنے اندر کوئی تبدیلی کرنے کے لئے مجاہدہ اور کوشش نہیں کرتا جو کوشش کا حق ہے اور پھر اس قدر دعا نہیں کرتا جو دعا کرنے کا حق ہے تو وہ اس اقرار کی جو خدا تعالیٰ کے حضور کیا جاتا ہے سخت بے حرمتی کرتا ہے اور وہ سب سے زیادہ گناہ گار اور قابل سزا ٹھہرتا ہے۔"

یہ تو ہم میں سے ہر شخص جانتا ہے کہ ہم نے جماعت میں اس لئے شمولیت اختیار کی ہے کہ ہم اس جماعت کے عقائد کو سچا سمجھتے ہیں۔ جو کچھ اس میں بیان کیا جاتا ہے اسے حقیقت گردانتے ہیں۔ اور یہ سمجھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہمارے لئے ثواب کا باعث ہوگی ہم جماعت میں شامل ہوتے ہیں۔ لیکن اگر خدانخواستہ جماعت میں شامل ہو کر ہم گناہ گار اور قابل سزا ٹھہر جائیں تو یہ ہماری کتنی بڑی بدقسمتی ہوگی۔ حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ جو بیعت کی اصل غرض ہے اس کے لئے اگر مجاہدہ اور کوشش نہ کی جائے اور مجاہدہ اور کوشش کے ساتھ خدا تعالیٰ سے دعا نہ کی جائے تو یہ بات بے حرمتی کی ہوگی اور ہمیں گناہ گار بنائے گی۔ اور قابل سزا ٹھہرائے گی۔ پس یہ بات ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہنی چاہئے کہ بیعت کی اصل غرض کو حاصل کیا جائے۔ اور وہ ہے خدا تعالیٰ کی محبت میں ذوق شوق۔ اور یہ بات بھی سمجھ لینی ہمارے لئے مشکل نہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے محبت کرے گا۔ وہ یقینی طور پر اس کی مخلوق سے بھی محبت کرے گا۔ تمام انسانوں کو اپنے جیسا سمجھتے ہوئے وہ ان سے پیار کرے گا۔ ان سے ہمدردی کرے گا۔ ہر ممکن موقعہ پر ان کی مدد کرے گا۔ اور جب خدا تعالیٰ کی محبت میں ذوق شوق پیدا ہو. تو یہ بات ناگزیر ہے کہ گناہوں سے نفرت پیدا ہوگی۔ اور نہ صرف گناہوں سے نفرت پیدا ہوگی بلکہ انسان کا نیکیاں کرنے کو جی چاہے گا۔ وہ ہر وقت یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے گا کہ کون سی نیکی کرکے وہ ثواب کما سکتا ہے۔ اور اس طرح وہ نیکیوں میں آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ لیکن اگر خدانخواستہ کوئی شخص بیعت تو کرلے۔ لیکن اس غرض کو ملحوظ نہ رکھے اور اپنے اندر کوئی تبدیلی بھی پیدا نہ کرے یعنی وہ ویسے کا ویسا ہی رہے جیسے پہلے تھا۔ نہ اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو نہ وہ گناہوں سے نفرت کرے۔ نہ اس کا میلان نیکیوں کی طرف ہو تو نہ صرف یہ کہ اس کی بیعت اس کے لئے فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتی بلکہ ضرر رسانی کا امکان ہے۔ کیونکہ اس نے خدا تعالیٰ سے عہد کیا اور اس عہد کو توڑ دیا۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لے لی۔ پس یہ بات سامنے رکھتے ہوئے کہ بیعت کی اصل غرض خدا تعالیٰ کی محبت کا پیدا کرنا ہے اور گناہوں سے نفرت اور نیکیوں کی طرف میلان کا پیدا ہونا ہے ہمیں اس بات کی ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم اس غرض کے حصول کے لئے کوشش کریں۔ اگر ہم کوشش ہی نہیں کریں گے۔ تو از خود ہمارے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت کیسے پیدا ہو جائے گی۔ اور ہم گناہوں سے نفرت کیسے کرنے لگیں گے۔ اور ہمارے دل میں نیکیوں کا میلان کیسے پیدا ہو گا۔ کوشش کرکے گناہوں سے نفرت کرنا اور نیکیوں کا میلان پیدا کرنا خدا تعالیٰ کی محبت کی دلیل بن جاتا ہے۔ اور اس کے لئے نہ صرف کوشش کی ضرورت ہے بلکہ دعا کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے تو اس کوشش میں ہم کامیاب ہو سکتے ہیں اور اس کوشش میں کامیاب ہونا ہی ہماری زندگی کا حقیقی مقصد ہے۔ کیونکہ اس کوشش میں کامیاب ہونے کا مقصد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے ہمارے دل میں محبت پیدا ہو گئی ہے۔ اس محبت کے نتیجہ میں زندگی اس طرح سنور جاتی ہے کہ گناہ مٹ جاتے ہیں اور نیکیاں ابھرنے لگتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم بیعت کی اصل غرض کو سمجھیں۔ اور اس کے حصول کے لئے ہر ممکنہ کوشش کریں۔ اور کوشش کے ساتھ ہمہ وقت دعا بھی جاری رکھیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

○

آپکو جو کچھ ملا ہے باعثِ برکت ہے وہ
مجھ تہی دامن کو بھی کچھ تو اثاثہ چاہئے

گو چمکتی ریت کے ذرّوں سے ہو جاتا ہوں خوش
میری جھولی میں بھی تو اک آدھ تارا چاہئے

غیر کے ہاتھوں مری رسوائی کا سامان کر
میرے اپنوں کو کوئی میرا تماشہ چاہئے

رات کی تاریکیوں سے رات بھر لڑتا رہا
اب نمود صبح کا مجھ کو سہارا چاہئے

میرا یوں گلیوں میں پھرنا میری عادت ہی سہی
میں نے دستک دے کے کب تم سے کہا' کیا چاہئے

ڈھونڈتا ہوں میں ندی نالوں میں سیلابوں کا شور
واقعہ یہ ہے کہ مجھ کو ایک دریا چاہئے

جانتا ہوں میں کہ میری مشکلیں ہیں ابتلا
اور مجھ کو ابتلا میں مسکرانا چاہئے

بیٹھ کر تحت الثریٰ میں بھی ارادے ہیں بلند
سوچتا ہوں میں کہ اب مجھ کو ثریّا چاہئے

اپنی اپنی تان اڑاتا ہے ہر اک فردِ بشر
اپنا اپنا ہر کسی کو ایک رستہ چاہئے

تم بڑھا دیتے ہو قدغن سے مری اقدار کو
ہاں مرا کردار کچھ مجھ سے بھی اونچا چاہئے

میں نسیم آزاد بھی ہوں اور ہوں پابند بھی
بچ نکلنے کا مجھے کوئی بہانہ چاہئے

نسیم سیفی

کہنے کو کچھ نہ ہو تو زباں کو نہ کھولئے
کہنا ہو کچھ تو پہلے ہر اک بات تولئے

گاہے کچھ اپنا قصۂ ماضی سنائیے
دانشوروں کی باتوں کے موتی بھی رولئے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

لجنہ کالم

10مارچ 1944ء کو خطبہ میں فرمایا:-

اس ہفتے میرے گھر میں ایک واقعہ ہوا ہے۔ یعنی میری بیوی ام طاہر فوت ہوئی ہیں اس کے متعلق میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں بہت بڑا درد پایا جاتا ہے۔ خصوصاً عورتیں اور غریب عورتیں بہت زیادہ اس درد کو محسوس کرتی ہیں کیونکہ میری یہ بیوی جو فوت ہوئی ہیں ان کے دل میں غرباء کا خیال رکھنے کا مادہ بہت پایا جاتا تھا۔ ان کی بیماری کے لمبے عرصہ میں جماعت نے جس قسم کی محبت اور ہمدردی کا اظہار کیا ہے وہ ایک ایسی ایمان بڑھانے والی بات ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ صاحب ایمان واقعہ میں ایک ہی جسم کے ٹکڑے ہوتے ہیں۔ بلکہ حق یہ ہے کہ جماعت کی ہمدردی دعاؤں کی شکل میں ہی ہوئی تھی۔ لیکن قادیان کے لوگوں کے متعلق جب مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بار بار بیت میں جمع ہو کر ان کی صحت کے لئے دعائیں کرتے ہیں کہ کئی دفعہ مجھے شک گزرتا کہ ایسا نہ ہو کہ ہمارا یہ اضطراب خدا کو ناپسند ہو۔

جہاں تک میاں اور بیوی کا تعلق ہوتا ہے ان کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے گھر میں آنے کے لئے چنا اور ان کی پہلی شادی ہمارے چھوٹے بھائی مبارک احمد سے ہوئی تھی۔ اس لئے ان کا انتخاب گویا خود حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ہی کیا ہوا تھا۔ 1921ء کے شروع میں وہ مجھ سے بیاہی گئیں۔ اور اب 1944ء میں وہ فوت ہوئیں۔ اس طرح 23 سال کا لمبا عرصہ انہوں نے میرے ساتھ گزارا۔ جو لوگ ہمارے گھر کے حالات جانتے ہیں ان کو معلوم ہے کہ مجھے ان سے شدید محبت تھی۔ لیکن باوجود اس کے جو خدا تعالیٰ کا فعل ہے اس پر کسی قسم کے شکوے کا ہمارے دل میں پیدا ہونا ایمان کے بالکل منافی ہوگا۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ ہی کی ہے ہمیں (-) یہی تعلیم دی ہے جب کوئی شخص وفات پا جائے۔ ہمارا اصل کام یہی ہوتا ہے کہ ہم کہہ دیں کہ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ یہ کیسی لطیف تعزیت ہے۔ ہمارے رب کی طرف سے اس سے بڑھ کر بندہ بھلا کیا تعزیت کر سکتا ہے۔ کہتا تو بندہ ہی ہے ہم اللہ ہی کے لئے ہیں مگر سکھانے والا خدا ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ نے یہ سکھایا اور بندے کے منہ سے جاری کیا تو وہ الفاظ درحقیقت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی ہیں۔ ان الفاظ کے معنے یہ ہیں کہ مرنے والا اور باقی رہنے والے سب اس کے ہی ہیں۔ پس اگر وہ اللہ کی چیز تھی اور ہم بھی اسی کے ہیں تو اللہ اگر اپنے ایک غلام کے پاس رکھوائی ہوئی امانت اس سے واپس لے گیا تو اسے شکوہ کا کیا حق ہے۔ مگر یہ پہلا حصہ کچھ استغناء ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر رحم فرما کر دوسرا حصہ اس کے ساتھ لگا دیا۔ کہ ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں اس طرح اس تعزیت کو مکمل فرمایا۔

پہلے فرمایا تھا کہ اگر ہم تم کو کوئی انعام دیتے ہیں اور پھر وہ انعام تم سے لے لیتے ہیں تو تمہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہئے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ میرے محسن نے مجھے کوئی چیز دی تھی اور میں اس سے پانچ سال دس سال یا بیس سال یا تیس سال یا چالیس سال یا پچاس تک فائدہ اٹھاتا رہا اس کے بعد وہ اپنی امانت مجھ سے چھین لے گیا۔ اس بات پر اسے شکوے کا کیا حق ہے۔ یہ تو اس کا احسان تھا کہ جتنی مدت وہ چیز اس کے پاس رہی اس سے یہ پوری طرح فائدہ اٹھاتا رہا۔ اب اس کے بعد فرماتا ہے کہ یاد رکھو اگر تمہارا کوئی عزیز ہم نے تم سے جدا کر دیا ہے تو صاحب ایمان کو یہ بھی تو سوچنا چاہئے کہ دنیا سے کسی کا اٹھ جانا دائمی جدائی کا موجب تو نہیں ہوتا۔ اگر دائمی جدائی ہوتی اور فرض کرو کہ بعد الموت کوئی زندگی نہ ہوتی تب بھی کیا خدا کا حق نہیں تھا کہ جو چیز اس نے دی ہے وہ اسے واپس لے۔ لیکن وہ زائد وعدہ یہ کرتا ہے کہ ہم اس کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ایک شخص اگر خدا کی طرف گیا ہے تو ہم بھی ایک دن اس کی طرف چلے جائیں گے فرق صرف یہ ہے کہ کسی نے پہلے سفر طے کر لیا ہے اور کوئی بعد میں سفر کے لئے چل پڑے گا۔ ورنہ منزل مقصود سب کی ایک ہی ہے۔ اور جب منزل مقصود ایک ہی ہے تو پھر اس میں گھبرانے کی کونسی بات ہے۔ بچے بعض دفعہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے ولایت بھیج دیئے جاتے ہیں۔ اور کسی کی زندگی کا کیا اعتبار ہوتا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ وہ ایک یا دو سال اور زندہ رہے گا نہ والدین جانتے ہیں کہ انہوں نے اتنا عرصہ زندہ رہنا ہے۔ اور نہ لڑکے جانتے ہیں کہ ان کی زندگی کب تک ہے۔ مگر باوجود اس کے جب لڑکوں کو پڑھنے کے لئے ولایت بھیجا جاتا ہے تو پانچ پانچ چھ چھ بلکہ دس دس سال تک مائیں صبر کرتی ہیں باپ صبر کرتے ہیں اور وہ گھبراہٹ سے کام نہیں لیتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ آخر ہمارے بچے ایک دن آ جائیں گے یا کسی سفر پر کوئی شخص پہلے چل پڑتا ہے اور دوسرے نے بھی وہیں جانا ہوتا ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ ہم چند دن کے بعد اس سے جا ملیں گے۔ جانا تو ہے ہی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ہم اللہ کے لئے ہیں پہلے یہ اقرار کرو۔ کہ خدا نے ہم پر جو احسان کیا ہے ہم اس کے شکر گزار ہیں۔ پھر یہ بھی سمجھ لو کہ تم سارے ایک دن خدا کے پاس

باقی صفحہ 6 پر

حضرت اماں جان

(ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے)

نائیجیریا میں لجنہ اماء اللہ کے سالانہ جلسے پر 1960ء میں مس ج- ب- س- کی حضرت اماں جان (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) سے متعلق تقریر کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

میری پیاری بہنو! سلام و دعا میں آپ کو حضرت اماں جان کی زندگی کے بعض پہلوؤں سے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتی ہوں۔ سب سے پہلے یہ بتا دینا ضروری ہے کہ آپ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زوجہ محترمہ اور امام جماعت الثانی کی والدہ محترمہ تھیں۔ آپ اپریل 1952ء میں اللہ کو پیاری ہوئیں۔ آپ کا نام نصرت جہاں تھا اور 1884ء میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے آپ کی شادی ہوئی تھی آپ کو اس بات پر بڑا فخر تھا کہ آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اس سال بیاہی گئیں جب حضرت صاحب نے اپنے متعلق ایک خصوصی اعلان کیا۔ (-) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی زوجہ محترمہ سے بہت پیار کرتے تھے اور آپ اس بات سے بہت خوش تھے کہ یہ شادی اللہ تعالیٰ کی رضاء کے مطابق ہوئی۔

اگرچہ چند الفاظ میں آپ کی زندگی کا بیان پیش کرنا تو آسان نہیں لیکن بعض نہایت اہم باتیں بیان کی جا سکتی ہیں۔

آپ عبادات میں نہایت باقاعدگی سے اپنے آپ کو مشغول رکھتی تھیں۔ نہ صرف پنجگانہ عبادت بلکہ فجر سے پہلے کی عبادت بھی آپ بڑے التزام کے ساتھ ادا فرماتی تھیں حضرت اماں جان ہمیشہ اپنی اولاد، اپنے رشتہ داروں اور درحقیقت ساری جماعت کے لئے بہت دعائیں کیا کرتی تھیں۔ خاص طور پر دین حق۔ احمدیت کی ترقی کے لئے بھی بہت دعا کرتی تھیں۔ جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے آپ بڑے ذوق و شوق سے جماعت کی مالی قربانیوں میں حصہ لیتیں اور اسی طرح دعوت الی اللہ بھی ہر ممکن حد تک آپ سرانجام دیتیں۔ جیسا کہ آپ جانتی ہیں تحریک جدید کے لئے جو چندہ دیا جاتا ہے اس سے بیرونی مشن کھولنے میں مدد ملتی رہتی۔ اور حضرت اماں جان ہمیشہ اس بات کا انتظار فرماتیں کہ کب نئے سال کے آغاز کا اعلان ہو اور آپ اس میں حصہ لیں۔ جونہی نئے سال کا اعلان حضرت امام جماعت الثانی کی طرف سے کیا جاتا آپ اپنا وعدہ پیش فرما کر ادائیگی کر دیتیں۔ آپ ہمیشہ فرمایا کرتی تھیں کہ زندگی کسی وقت بھی ختم ہو سکتی ہے اس لئے نیکی کے کام مناسب وقت پر اور جلد از جلد کئے جانے چاہئیں۔ جہاں تک غرباء کی مدد کا تعلق ہے آپ ہمیشہ ایسے لوگوں کی جو ضرورت مند ہوتے تھے مدد فرماتیں۔ بعض اوقات اپنے گھر سے کھانا پکوا کر انہیں بھیجتیں۔ اور بعض اوقات غرباء سے فرماتیں کہ وہ آپ کے گھر آ جائیں اور وہاں بیٹھ کر کھانا کھائیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ ہر رنگ میں اور ہر ممکن طریق پر غریبوں کی مدد فرماتی تھیں۔ اور اس معاملہ میں آپ نے غریب بچوں اور یتیم بچوں کا خاص طور پر خیال رکھنے کا اہتمام فرمایا ہوا تھا۔ ایسے کئی بچے آپ کے گھر میں پرورش پا رہے تھے۔ اور ان کی پرورش بالکل ویسی ہی کی جاتی تھی جیسے حضرت اماں جان اپنے بچوں کی پرورش کرتی تھیں۔ ان میں سے بعض کی شادیاں بھی آپ نے خود کروائیں۔ حضرت اماں جان کو مہمانوں کی مہمان نوازی کا بھی بڑا جذبہ تھا۔ آپ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتیں کہ مہمانوں کو وہی کچھ کھانے کو دیا جائے جو انہیں پسند ہو۔ سالانہ عبادت کے دن آپ اپنے تمام رشتہ داروں کو اپنے گھر بلاتیں ان کے لئے کھانا پکاتیں اور ان کے ساتھ سارا دن گزار کر بہت خوش ہوتیں۔ جب دوسری عورتیں کھانا پکاتیں تو آپ خود ان کی نگرانی فرماتیں اور حسب ضرورت انہیں ہدایات دیتیں۔ جہاں تک مریضوں کی عیادت کا سوال ہے۔ جب بھی آپ کو پتہ چلتا کہ کوئی احمدی خاتون بیمار ہے تو آپ اس کے گھر تشریف لے جاتیں اور انہیں عیادت کے ساتھ حوصلہ دلاتیں اور ان سے کہتیں آپ پریشان نہ ہوں۔ خود بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتیں اور انہیں دیکھ کر دوسرے بھی مریض کے لئے دعا کرتے۔ اس تمام ہمدردی اور مہربانی کا نتیجہ یہ تھا کہ تمام احمدی خواتین اپنی ماؤں سے بھی زیادہ انہیں عزیز رکھتی تھیں۔ اور جب بھی انہیں کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تھا فوری طور پر حضرت اماں جان کے پاس آ کر ان سے مشورہ کرتیں۔

پس میری پیاری بہنو! میں نے آپ کو حضرت اماں جان کی زندگی کے بعض پہلوؤں کے متعلق کچھ باتیں بتائی ہیں۔ آپ اندازہ کر سکتی ہیں کہ آپ اپنے نام کے مطابق کس طرح ہم سے محبت کا تقاضا کرتی ہیں۔ جیسا کہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنی ماؤں کی پیروی کرنی چاہئے اسی طرح ہمیں چاہئے کہ ہم حضرت اماں جان کے نقش قدم پر چلیں اور اپنی روحانی زندگی کو بہتر بنائیں۔ یہ بات خدا تعالیٰ کو خوش کرنے والی ہے اور ہمیں اس پر عمل کرنا چاہئے۔

امیروں کی امیری اور تمول پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی- سویڈن

ہمارے دکاندار!

پچھلے دنوں لندن کے "جنگ" اخبار میں ایک مذاکرہ شائع ہوا جس میں بعض علمائے کرام نے یہ الزام لگایا کہ ربوہ اور قادیان میں ہر دکان پر لکھا ہوتا تھا کہ یہاں کسی غیر احمدی کو سودا فروخت نہیں کیا جاتا۔ میں نے اس کے جواب میں لکھا کہ میں قادیان میں پیدا ہوا' پلا اور بڑھا' پھر ربوہ میں تعلیم پائی اور یہیں کے کالج میں پندرہ برس سے زیادہ پڑھایا۔ مجھے تو ربوہ میں کبھی کوئی ایسا بورڈ نظر نہیں آیا تھا۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ خیال بھی آیا کہ ربوہ اور قادیان کے دوکانداروں کے ذکر خیر میں کچھ لکھنا بھی ضروری ہے کیونکہ یہ وہ طبقہ ہے جو عام طور پر مضمون لکھنے والوں کی نگاہوں سے اوجھل رہتا ہے۔ ان کی شکایتیں تو لوگ کرتے ہیں ان کی خوبیوں کا ذکر کوئی نہیں کرتا۔

ابھی کچھ دن ہوئے گول بازار کے دوکاندار خلیل احمد صاحب کے انتقال کی خبر تھی۔ ان کے صاحبزادوں میں سے نصیر اور حمید سے ہمارا تعلق رہا۔ ان سے دودھ دہی اور بعض اوقات لسی خریدنے کا اتفاق ہوتا رہا۔ نہایت ایماندار آدمی تھے۔ دودھ والوں کے بارہ میں عام تاثر یہ ہے کہ کوئی ہی ایسا رہا ہو گا جو دودھ میں پانی کی ملاوٹ نہ کرے بلکہ ہم نے لوگوں کو پانی میں دودھ کی ملاوٹ کرتے دیکھا ہے۔ خلیل صاحب کے ہاں نہایت خالص دودھ ملتا تھا۔ ان کے ہاں کی دہی کی لسی اسی لئے دوسروں سے ممتاز ہوتی تھی کہ اس میں جو دہی استعمال ہوتا تھا وہ خالص دودھ سے تیار کیا جاتا تھا۔ ان کا ذکر آیا تو اپنے کچے بازار کے دوکاندار اور دوست فیض کرمانی صاحب کا ذکر بھی نوک قلم پر آگیا۔ فیاض خان صاحب کم گو دوکاندار تھے۔ دراصل ربوہ کے ابتدائی دنوں میں اردگرد کے دیہات سے جو خواتین دودھ لے کر ربوہ میں بیچنے آتی تھیں انہیں ملاوٹ کے طور طریقوں کا پتہ نہیں تھا۔ اس لئے نسبتاً آسانی سے خالص دودھ مل جاتا تھا پھر وقت نے انہیں خرانٹ بنا دیا پھر تو وہ وقت بھی آیا کہ ربوہ میں ہمارے یورپ کی اصطلاح کے مطابق' ہلکا اور فالتو توانائی سے مبرا دودھ ملنے لگا۔ مگر ہمارے دوکانداروں نے اپنی روایتوں کو نہیں چھوڑا۔ حتی الوسع خالص دودھ خریدتے اور بیچتے تھے۔ قادیان کے دوکانداروں میں سے بابا غلام رسول صاحب افغان کی مثال دی جاتی ہے کہ وہ نہایت خالص دودھ بیچتے تھے۔ حتیٰ کہ دودھ پر جو بالائی کی تہ جمی رہتی ہے وہ بھی ہر دودھ خریدنے والے میں حصہ رسدی تقسیم کرتے تھے۔ ایک بار کسی گاہک نے اصرار کیا کہ انہیں زائد بالائی دی جائے تو آپ نے فرمایا میاں دودھ کہیں اور سے جا کر خرید لو میں کسی دوسرے گاہک کے حصہ کی بالائی تمہیں نہیں دے سکتا۔

قادیان کے دوکانداروں میں سے ہمیں احمدیہ بازار کے بہت سے دوکاندار یاد آرہے ہیں مگر ہم اتنے چھوٹے تھے کہ ان کے بارہ میں کوئی رائے قائم کرنے کا حوصلہ نہیں پڑتا۔ مگر افضل برادرز کی دوکان یاد ہے۔ بھائی احمد علی' محمد علی کی سائیکلوں کی دکان یاد ہے۔ پنساریوں میں سے ایک ہندو پنساری تھے ان کی دوکان سے ہمہ وقت قسما قسم کی دواؤں کی خوشبو آتی رہتی تھی۔ پیارے دی ہٹی غالباً کسی ہندو زرگر کی دوکان تھی۔ یہ سب لوگ ایک ہی بازار میں نہایت آرام سے دوکانداری کرتے تھے۔ وہ جو آجکل کے دوکانداروں کے ہاں کاروباری رقابت اور دشمنی ہوتی ہے وہ عنقاء تھی۔ چچا رفیق حیات بلا تکلف ہمسائے کے ہندو پنساری سے دوا منگوا لیتے تھے۔ قادیان کے ماحول کا سب پر ایک جیسا اثر تھا۔ محلہ کے دوکانداروں میں ہم نے کئی جگہ سید ولایت حسین شاہ صاحب کا ذکر کیا ہے کیونکہ ان کے گلاب جامنوں کا ذائقہ اب تک زبان پر مستحضر ہے اور شوگر کا مریض ہونے کے بعد تو اب صرف ذائقہ یاد کر لینے پر گزارہ ہے۔

قادیان کے زمانہ میں ابھی یہ کولا وولا کی بدعت شروع نہیں ہوئی تھی۔ سوڈے کی بوتلیں ہر بازار میں بنتی اور بکتی تھیں۔ قادیان میں دیانت سوڈا واٹر فیکٹری کے نام سے ہمارے ہمسائے چچا عبدالرحیم اور چچا عبداللہ کی فیکٹری تھی۔ دیانت سوڈا واٹر فیکٹری میں رنگا رنگ کی بوتلیں بھری جاتی تھیں۔ سبز رنگ کی بوتلیں کیلے کی بوتلیں کہلاتی تھیں۔ سرخ رنگ کی بوتل میں شاید انار کا ایسنس ڈالتے تھے۔ پیلے رنگ کی بوتل میں سنگترے کا ذائقہ ہوتا تھا ایک ذائقہ ومٹو کہلاتا تھا خدا جانے کس چیز کا ذائقہ تھا۔ کھاری بوتل بھی دستیاب تھی۔ یعنی صرف خالص پانی اور گیس۔ ایسی بوتل بدہضمی کے علاج میں استعمال ہوتی تھی۔ یوسفی صاحب نے ایک جگہ لکھا ہے کہ سوڈے کی بوتلیں بدہضمی یا ہندو مسلم فساد میں استعمال ہوتی تھیں۔ ان کے ہاں ایسا ہوتا ہو گا قادیان میں ہندو مسلم فساد کبھی نہیں ہوا تھا۔ پاکستان بننے کے بعد بھی ان بوتلوں کا چلن رہا مگر آہستہ آہستہ نئی روشنی کی بوتلیں کو کا کولا کر کے آگئیں۔ لاہور میں ہم نے ایک پاکولا کی بوتل بھی دیکھی۔ پھر وہ وقت بھی آیا کہ شرفاء شکر کے شربت کو بھی شکر کولا کہنے لگے۔ سب اسی زلف کے اسیر ہوئے۔ رفتہ رفتہ بوتلوں کا چلن ختم ہو گیا اور کولا کی بوتلیں چھا گئیں۔ ان بوتلوں کی خصوصیت یہ ہوتی تھی کہ ہمارے ہاں خالص چینی استعمال ہوتی تھی۔ پھر سیکرین آئی پھر اور قسم قسم کے مٹھاس کے ذریعے نکل پڑے جن کی وجہ سے بوتلوں والے کولا کا مقابلہ نہ کر سکے۔ ویسے بھی ملٹی ملین ڈالر انڈسٹری کا مقابلہ کوئی ایک گھریلو سوڈا واٹر فیکٹری کیسے کر سکتی ہے؟ ہمارے چچا عبدالرحیم اور چچا عبداللہ کی بوتلیں خالص چینی سے تیار کی جاتی تھیں۔ اگر ان میں چینی کی جگہ کوئی اور چیز ہوتی تو ہم نے جتنی مقدار میں ان کا سوڈا واٹر ڈکارا ہے کب کے جاں بحق تسلیم ہو چکے ہوتے۔

قادیان کے دکانداروں میں سے چھابڑی والے بابے "ماٹے" کے چنے یاد ہیں۔ صاف ستھرے ابلے ہوئے چنے' مرچ مصالحے بھی صاف ستھرے اور خالص اور ان پر کھٹائی کا چھینٹا' ہم لوگ سکول کی آدھی چھٹی کے وقت کھاتے تھے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ان چنوں سے پیٹ میں درد ہوا ہو یا بدہضمی کی شکایت ہوئی ہو۔ ورنہ چنیوٹ میں آکر صرف ایک بار کسی چنے والے سے چنے کھائے تھے اس نے ناکوں چنے چبوا دیئے۔

چچا عبداللہ نے فیکٹری ایریا ربوہ میں اپنی سوڈا واٹر کی بساط پھر بچھائی مگر وقت بدل گیا تھا۔ اس لئے انہیں یہ بساط لپیٹنا پڑی۔ ہم نے ایک دوبار چچا سے کہا کہ کوئی اور کاروبار آپ کیوں نہیں کر لیتے؟ کہتے "بیٹا کسی اور چیز کا تجربہ نہیں اور اب ہماری عمر نئے تجربے کرنے کی نہیں" ہمیں کسی پرانے شاعر کی رباعی یاد آئی۔

چرخ اب ہمیں جو دے ہے نہیں لیتے ہم
کونین بھی گو دے ہے نہیں لیتے ہم!
ہم لیتے ہیں جس ڈھب سے نہیں. دیتا وہ
جس ڈھب سے کہ وہ دے ہے نہیں لیتے ہم

یہ پرانے بزرگوں کی وضع داریاں تھیں۔ ان کے ساتھ ہی ان کا چلن بھی ختم ہوا۔

قادیان کے افضل برادرز والے قریشی محمد اکمل صاحب اور قریشی محمد افضل صاحب ربوہ میں آکر بیٹھے۔ یونہی سا خیال آرہا ہے کہ قادیان میں ان کی دوکان کا نام غالباً افضل جنرل سٹور تھا؟ ایک جنرل سٹور ذہن میں ہے جسے ہم اپنی دانست میں جرنل سٹور پڑھا کرتے تھے۔ پاکستان میں آکر تو "جنرل" کا لفظ اتنا عام اور بدنام ہو گیا کہ اس لفظ کے معانی ہی بدل گئے۔ حالانکہ ربوہ میں کئی جنرل سٹور کھلے اور اب تک کھلے ہیں۔

دودھ دہی والوں کے بعد ہوٹلوں کی باری آتی ہے۔ ہم کسی مضمون میں کچے بازار کے ہوٹلوں کا ذکر کر چکے ہیں۔ مگر یہ فیاض کرمانی صاحب دراصل دودھ دہی نہیں بیچتے تھے چائے بھی بیچتے تھے۔ ان کی چائے سیلونی کے مقابلہ میں کم چلتی تھی مگر جو لوگ سیلونی کے ہاں نہیں جاتے تھے۔ وہ ان کی خاموش گفتگو سننے کے لئے ان کے ہاں آتے تھے' پھر گول بازار میں خواجہ ریسٹوران کھلا۔ خواجہ صاحب' خواجہ عبداللہ' سیٹھ صدیق صاحب کے عزیزوں میں سے تھے اور صاف ستھری چیزیں بیچتے تھے۔ پھر ہمارے خان میر صاحب افغان کے بیٹے بھائی حبیب نے جمال بیکری کے اوپر ایک فردوس ریسٹوران کھولا۔ یہ خواجہ حنیف صاحب والا ریسٹوران النعمت بہت بعد کی بات ہے۔ ربوہ کے سارے ریسٹورانوں کی خصوصیت یہ رہی کہ یہاں دوسرے شہروں کی طرف ٹپ کا کوئی رواج نہیں تھا کیونکہ خدمت کرنے والے ٹپ سے کوئی سروکار نہیں رکھتے تھے۔ ہمیں یاد ہے کہ ایک بار ہمارے ایک دوست یورپ سے گئے ہوئے تھے۔ ایک ریسٹوران میں ہم لوگوں نے چائے پی۔ اٹھنے لگے تو بیرے کی ٹپ کے لئے دو روپے میزے پر چھوڑ دیئے۔ وہ بیرا ہمارے پیچھے بھاگتا بھاگتا آیا کہ صاحب آپ میز پر دو روپے بھول گئے ہیں۔ انہوں نے کہا بھولے نہیں تمہارا انعام ہے۔ کہنے لگا کس چیز کا انعام؟ میں تنخواہ دار کارکن ہوں اور مجھے اسی چیز کی تنخواہ ملتی ہے۔ اس کے برعکس ہم لاہور میں پڑھنے کے لئے گئے تو ہمارا اٹھنا بیٹھنا پاک ٹی ہاؤس میں تھا کیونکہ یہی ایک ادیبوں شاعروں کا ٹھکانا تھا۔ چائے پیتے تو ٹپ بہرحال دینا پڑتی۔ ایک بار ہم نے ایک بیرے سے کہا یار آج ہمارے پاس ٹپ کے پیسے نہیں ہیں کہنے لگا کوئی بات نہیں اگلی بار دے دیجئے گا ادھار سہی۔ پاک ٹی ہاؤس میں مالک سے ہی نہیں بیروں سے بھی ٹپ کا ادھار چلتا تھا۔ ٹی ہاؤس کا ذکر آگیا تو بتاتے چلیں کہ لاہور کے اچھے شعراء سے ہمارا تعارف یہیں ہوا۔ اور یہ جو ہم ربوہ میں اتنے بڑے بڑے شاعروں کو بلا معاوضہ مشاعروں میں بلاتے اور پڑھواتے رہے یہ اسی دوستی کا فیضان تھا۔ اسی ٹی ہاؤس میں آخری کلام جو ہم نے سنا وہ اقبال ساجد کا تھا۔ اب تو وہ ظالم گزر گیا مگر کیا غزل اس نے سنائی تھی کہ ہم ہی نہیں ہمارے قریب کی میز پر بیٹھے ہوئے لوگ بھی آبدیدہ ہو گئے تھے۔

پچھلے برس بھی بوئی تھیں لفظوں کی کھیتیاں
اب کے برس بھی اس کے سوا کچھ بھی نہیں کیا
غربت بھی اپنے پاس ہے اور بھوک ننگ بھی
کیسے کہیں کہ اس نے عطا کچھ نہیں کیا

یہ مضمون ہم آزاد تلازمہ خیال کی تکنیک میں لکھ رہے ہیں اور ایسے مضامین میں یہی ہوتا ہے کہ ذہن اچانک کسی دوسری بات کی طرف مڑ جاتا ہے اور اہل ادب کہتے ہیں کہ ایسی باتوں کا کوئی نہ کوئی باطنی رابطہ ضرور ہوتا ہے اس لئے ذہن کو بھٹکنا نہیں چاہئے۔ جو بات آجائے اسے لکھ دینا چاہئے۔ چنانچہ ہم بھی اسی طرح کر رہے ہیں تاکہ مضمون کی دلچسپی برقرار رہے۔

ریسٹورانوں سے چلے تو ربوہ کے کریانے والوں تک بات پہنچی۔ کچے بازار میں شیخ برادران

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے۔ دو بھائی تھے ایک کا نام شاید قدرت اللہ تھا دوسرے کا عصمت اللہ۔ بڑے بھائی کے بیٹے سمیع ہمارے ساتھ سکول میں تھے۔ اب خدا معلوم وہ لوگ کہاں ہیں مگر ان کی دکان واحد دکان تھی جہاں سے کریانہ کا سامان دستیاب تھا۔ اس زمانہ میں تو ملاوٹ کا لفظ صرف کتابوں میں ملتا تھا پھر کتابوں سے نکل کر لوگوں کی زبان پر آ گیا اور ہر شے میں ملاوٹ ہونے لگی۔ مگر ربوہ میں چیزیں خالص ملتی تھیں۔ بزرگوارم سردار مصباح الدین صاحب اور کئی دوسرے بزرگ جو چنیوٹ میں رہتے تھے ربوہ سے کریانہ کا سامان خریدتے تھے کہ بلا سے ذرا سا مہنگا ہے تو ہو خالص تو ہے۔ سبزی والے خواجہ محمد شریف صاحب کچے بازار میں اکیلے ہی تھے مگر سبزی صاف ستھری اور تازہ بیچتے تھے۔ گاہکوں سے مروت اور مہربانی سے پیش آتے تھے۔ ان کی دوکان عین "الیت" کے سامنے تھی عبادت کا وقت ہوتا تو سب سے پہلے "الیت" میں پہنچتے۔ اگر ایسے وقت میں کسی کو کچھ خریدنا ہوتا تو اسے انتظار کرنا پڑتا۔ ان کے بیٹوں میں سے سلیم ہمارا کلاس فیلو اور دوست تھا باقی تو بڑے تھے۔ اب ان کے بیٹوں میں سے جمیل' بسوں کے اڈہ پر چائے کی دکان کھولے بیٹھا ہے۔ خواجہ حنیف ہیرو کہلاتے اور کبڈی کے کھلاڑی تھے وہ اوران سے چھوٹے خواجہ مجید اللہ کو پیارے ہو گئے۔ خواجہ شریف صاحب نے جوان بیٹے خواجہ حنیف کی وفات کا صدمہ دیکھا۔ مگر ہم نے انہیں صابر شاکر اور راضی برضا پایا۔ پھر گول بازار اور غلہ منڈی کی بنیاد پڑی۔ کریانہ والوں میں لاہور ہاؤس بہت مشہور ہوا۔ مگر پھر وہ کریانہ کی بجائے لوہا بیچنے لگے۔ ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا! خواجہ عبدالحی ہمارے خواجہ عبدالمومن اور خواجہ باسط اور جلیل کے والد بھی کریانہ کا کام کرتے رہے۔ خواجہ عبدالمومن صاحب تو کپڑے کے کاروبار میں رہ کر ناروے آ بیٹھے۔ خواجہ عبدالباسط ڈنمارک والوں کا ننگ ڈھانپنے کی تگ ودو میں ہیں۔

خیاطوں میں بھائی عبدالسلام بھی اسی خاندان سے تھے۔ حضرت صاحب کی شیروانیاں آپ ہی سیتے رہے۔ ایک بار لندن کے جلسہ سالانہ پر ملاقات ہو گئی۔ بہت خوش تھے کہ حضرت صاحب کی خیاطی کے ناطے جلسہ پر آنے کا موقع مل گیا۔ اسی جلسہ پر بھائی عبدالرزاق کریانہ والے بھی ملے۔ ان کی حیثیت ایسی نہیں تھی کہ لندن کا سفر اختیار کر سکتے مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا جذبہ دیا تھا کہ جلسہ پر آ گئے۔ ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے زندگی کا کیا پتہ سوچا حضرت صاحب کے دیدار سے آنکھوں کو مشرف کر لوں۔ اتنا کہہ کر آواز رندھ گئی۔ کچے بازار میں کریانہ کی معمولی سی دوکان تھی مگر خلوص و اخلاص کی دولت سے مالا مال تھے۔

مٹھائی والوں کا ذکر کرتے ہوئے ڈر لگتا ہے کیونکہ ہم میٹھے سے اتنے ڈرے ہوئے ہیں کہ میٹھی میٹھی باتوں سے پرہیز روا رکھتے ہیں۔ بھائی عبدالکریم صاحب کی برفی اللہ اللہ اس کا ذائقہ' دور دور تک جاتی تھی۔ مگر ان کے ساتھ بھی وہی ہوا۔ یعنی برفی چھوڑ کر لوہے پر آ گئے۔ ان کے بیٹے ہمارے شاگرد ہوئے۔ عبدالکریم صاحب نہایت دعاگو مسکین طبیعت آدمی ہیں۔ ہم نے کبھی انہیں مطلب سے زیادہ بات کرتے نہیں دیکھا۔ ان کی برفی کا چراغ گل ہوا تو البشریٰ کے چوک میں محمود صاحب کی برفی مشہور ہوئی۔ مٹھائی کی اور دکانیں بھی ربوہ میں رہیں۔ منڈی میں بھائی اللہ بخش صاحب بہت مشہور تھے۔ ان کے بیٹے ہمارے شاگرد تھے۔ پان اور تمباکو کی دوکانیں ربوہ میں تھی ہی کتنی؟ گنی چنی تھیں۔ جب تک ہم سگریٹ نوشی کی علت میں مبتلا تھے ایک دو دکانداروں کی دوکان ہی ہمارے دم قدم سے چلتی تھی۔ منڈی میں بھائی غلام احمد کے بچوں کی دوکان اور گول بازار میں خواجہ صاحب کی دوکان۔ پان منڈی کے بھائی غلام احمد کا ہی زیادہ چلا کہ اس محلہ میں پان خوروں کی اکثریت تھی۔ حکماء بھی ربوہ کی پہچان رہے۔ حکیم خورشید احمد صاحب تو بہت بعد میں حکمت کے میدان میں آئے مگر آگے نکل گئے کیونکہ کاروباری سوجھ بوجھ رکھتے تھے۔ ہمارے دوست اسلم فاروقی کی حکمت تو صرف حکمت چھانٹنے تک محدود رہی اب سنا ہے خوب چل رہی ہے۔ ڈاکٹر محمد احمد سرساوی کا بیٹا احمد سنا ہے حکمت میں بڑا رواں ہے۔ ربوہ میں سب سے پہلے دواخانہ خدمت خلق کھلا۔ قبلہ سید بشیر احمد شاہ صاحب اور بھائی عبدالعزیز دو ہی خدمت خلق کے کارکن تھے۔ دونوں کی اولاد ہماری شاگرد رہی۔ ناصر دواخانہ والے حکیم محمد رفیع ناصر صاحب گول بازار میں آ کر بیٹھے۔

ربوہ کے ڈاکٹروں سے میں سے ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ملٹری کراس والے خاصے مشہور ڈاکٹر تھے۔ ان کے ہاتھ میں شفا بھی بہت تھی۔ ڈاکٹر صاحب اپنا نسخہ خود تیار کرتے تھے۔ پیٹنٹ دوائیوں پر انحصار نہیں کرتے تھے۔ یہی حال ڈاکٹر محمد احمد صاحب کا تھا۔ اب تو ربوہ میں ڈاکٹروں کا وہ عالم ہے کہ دور دور سے لوگ ان سے علاج کروانے کے لئے ربوہ آتے ہیں۔ ہسپتال سپیشلسٹوں سے بھرا پڑا ہے کسی زمانہ میں صرف ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب اور میاں منور احمد صاحب ہوتے تھے۔ اب تو لیبارٹیریاں بھی کھل گئی ہیں ورنہ ہمارا دوست لطف الرحمان اکیلا ہی "پالی پالی" کرتا اور گنتا رہتا تھا۔ پھر آبادی بڑھی تو ضروریات بڑھیں اور اب تو گلیاں بازاروں میں تبدیل ہو گئی ہیں اور ہر کارنر پلاٹ دوکان یا مارکیٹ میں تبدیل ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر راجہ جو کہ ہمارے دوست بھی ہیں نے سب سے پہلے اپنے شفاخانہ کا شعبہ حیوانات کھولا۔ اکسیر اپھارہ ان کی دوا بہت مشہور ہوئی اور ان کا یہ مصرعہ اس سے بھی زیادہ کہ "راجہ سے کہو بھیج دے اکسیر اپھارہ" پھر تو ان کے ہاں کیوریٹو کی وہ ریل پیل ہوئی کہ اب مریضوں کو محض دوا سونگھا کر ہی شفایاب کر لیتے ہیں۔ لندن میں ان سے ملاقات ہوئی تو ہم نے انہیں کہا کہ آپ کا اشتہار پڑھ کر ہماری تو دل کی تکلیف رفوچکر ہو گئی ہے آپ کون سی سیاہی استعمال کرتے ہیں؟ حسب عادت ہنس دیئے۔ جواب نہیں دیا کہتے ہوں گے اس کا منہ بند کرنے کے لئے کوئی کیور ایجاد کروں تو یہ چپ ہو۔ بہرحال ہمارے عزیز دوست ہیں اور ہم دوستوں سے چھیڑ چھاڑ نہ کریں تو کس سے کریں؟

جنرل سٹور بھی ربوہ میں بہت کھلے۔ افضل برادرز تو قادیان سے چلے ربوہ میں آ کر رکے۔ مگر قریشی افضل صاحب اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی سے رکھے تو کہیں باہر تھے ان کے بھائی قریشی اکمل صاحب نے کام شروع کیا۔ ان کے بیٹے قریشی انور ہمارے شاگرد ہوئے۔ کچھ دن ہوئے انور کی تصویر دیکھ کر ہم حیران رہ گئے۔ اس شخص نے تو دھوپ میں سفید کر لئے۔ اللہ اس کی مساعی میں برکت ڈالے سنا ہے نہایت کامیاب مربی ہیں۔ اللہ کا احسان ہے۔ پھر ایک داؤد جنرل سٹور ہوتا تھا۔ داؤد اور بشارت دو بھائی تھے۔ پنڈی چلے گئے تھے اب سنا ہے کینیڈا میں جا بسے ہیں مگر ہم سے تو ان کا آمنا سامنا نہیں ہوا۔ شاید اس جلسہ پر نہ آ سکے ہوں۔ ان کی دوکان کی جگہ اب نوید جنرل سٹور ہے۔ نوید صاحب کے بیٹے پچھلے برس جرمنی میں ملے اور ہماری خوب خدمت کی اللہ انہیں خوش رکھے۔ اعزاز جنرل سٹور تو اعزاز کے باسکٹ بال کی وجہ سے زیادہ مشہور ہوا۔ اب اعزاز بھی جرمنی ہے۔ ہمیں دعوت پر اس نے بلایا جب وہاں پہنچے تو معلوم ہوا چار منزلیں سیڑھیوں کی چڑھنی پڑیں گی۔ ہم معذرت کر کے واپس آ گئے کہ سیڑھیاں چڑھنا منع ہے ایسا نہ ہو چڑھتے چڑھتے ویسے ہی چوتھے آسمان پر پہنچ جائیں۔ منڈی میں ہمارے شاگرد آفتاب نے فینسی جنرل سٹور کھولا۔

آفتاب بڑا نفیس اور خاموش طبع لڑکا ہے اس کی دوکان بھی خوب چلی پھر خدا معلوم کیا ہوا وہ دوکان بیچ کھوچ کر کہاں گیا۔ دار الخیر جنرل سٹور والے امین صاحب تو منڈی سے اٹھ کر عین ہمارے پڑوس میں اپنی دوکان سجا کر بیٹھ گئے۔ ہاں ہمارے پیر مبارک اللہ بخشے ان کا مون لائٹ جنرل سٹور بچوں میں بہت مقبول تھا۔

ہم نے دو آئرن سٹوروں کا ذکر تو کیا مگر مجید آئرن سٹور کو بھول گئے۔ حالانکہ مجید صاحب کے بچے ہمارے بچوں کے ہم عمر ہی نہیں لنگوٹیے بھی ہیں بلکہ ان کے پوتے تو ہمیں دادا جان کہا کرتے تھے۔ بجلی کی دوکان والوں نے اپنی روایت قائم رکھی۔ یعنی جس طرح بجلی بے اعتباری ہے یہ لوگ بھی بے اعتبار ہی رہے۔ ہمارے شاگرد مجید جب احمد الیکٹرک سٹور کے نام سے اپنی دوکان کھول کر بیٹھے تو ہم نے کہا بیٹے اس پیشہ میں مثال قائم کرو مگر اسے موت نے فرصت نہ دی۔ جوانی ہی میں گزر گیا۔ نصیر بندہ بھی باسکٹ بال کھیلتے کھیلتے اب البرق میں بیٹھا ہے۔ بجلی کے ذکر میں ہم نے بے اعتباری کا ذکر کیا ہے تو اپنے ضمیر جعفری صاحب یاد آ گئے۔ ان کا شعر واپڈا پر حرف آخر ہے

"یا الہ العالمین کوئی خوشی خالص بھی دے
برق پیدا کی ہے تو پھر واپڈا پیدا نہ کر"

امید ہے کہ اس شعر پر قارئین کرام نے ضرور آمین کہا ہوگا۔ ربوہ کے دوکانداروں کی جس خصوصیت کا ذکر ہم نے شروع میں کیا وہ پھر دہرا رہے ہیں کہ ان لوگوں میں دوسرے شہروں کے دوکانداروں میں نمایاں فرق یہ تھا کہ ان کے بارہ میں گاہک کو یقین رہتا تھا کہ وہ اسے دھوکا نہیں دے رہے۔ باہر کے دوکانداروں میں دھوکا نہ دینے والے الشاذ کالمعدوم ہیں۔ ہمارے ہاں اللہ کے فضل سے اکثریت دیانت داروں کی ہے۔ اور یہ ربوہ کے دوکانداروں کا امتیاز ہے۔ کالج کے غیر از جماعت طلباء سے بڑھ کر ان دوکانداروں کے بارہ میں کون گواہی دے سکتا ہے۔ ہمیں سینکڑوں ایسے غیر از جماعت شاگرد ملتے رہے جو ربوہ کے دوکانداروں کی تعریف ہی کرتے رہے۔ ایسے لوگ بہت شاذ ملے جنہیں ان لوگوں سے شکایت رہی ہو۔ ہمارے شاگردوں میں سے اکثر طلباء جماعت سے تعلق نہیں رکھتے تھے۔ کیونکہ کالج میں ہم لوگ احمدی اور غیر احمدی طلباء میں کوئی امتیاز روا نہیں رکھتے تھے۔ ہم دوبار کینیڈا گئے دونوں بار غیر احمدی طلباء کی معتدبہ تعداد ہمیں دور دور سے ملنے کو آئی۔ احمدی طلباء تو جماعت کے جلسہ پر آئے ہوئے تھے۔ غیر احمدی طلباء نے محض ہماری ملاقات کے لئے سفر کی زحمت اٹھائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ اب کے چوہدری محمد علی صاحب بھی تشریف لے گئے تو امریکہ سے غیر احمدی طلباء انہیں ملنے کے لئے آئے۔ تعلیم الاسلام کالج محض کالج نہیں تھا ایک مکمل انسٹی ٹیوشن تھا۔ ان میں سے ایک بچے نے کہا کیا ربوہ میں اب بھی عبادت کے وقت دوکانیں بند ہو جاتی ہیں؟ ہم نے کہا ہوتی تو ہیں مگر دھڑکا ہی لگا رہتا ہے کہ کہیں کسی کے جذبات نہ مجروح ہوتے ہوں۔ وہ بچے اب بھی ربوہ کے ماحول کو یاد کرتے اور دوکانداروں کی تعریف کرتے ہیں۔ یہ بات کیا کم ہے؟ ربوہ کے دو ایسے دوکاندار تھے جن کی اجارہ داری تھی۔ جمال بیکری والے میاں خدا بخش اور خوشی محمد اور کبابوں والے عبدالمنان! مگر ان کی اجارہ داری ان کی کوالٹی پر کبھی اثر انداز نہیں ہوئی۔ ہم نے امریکہ کے دو باشندوں کو جمال بیکری کی روٹی اور منان کے کبابوں کو یاد

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 13- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام۔ بزم مشاعرہ مبارک عابد صاحب کے ساتھ ایک شام
2-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع (دوبارہ)
3-00 نارویجیئن زبان سیکھئے۔
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 کوئز پروگرام۔ آخری حصہ۔ فیصل آباد-پشاور-کراچی
6-30 حضرت صاحب کی طرف سے الزامات کا جواب (دوبارہ)
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ اردو کلاس
8-00 نارویجیئن زبان سیکھئے۔(دوبارہ)
8-30 متفرق پروگرام
9-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس۔ از حضرت امام جماعت الرابع (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 پشتو پروگرام
12-00 دوپہر۔ احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام بزم مشاعرہ مبارک عابد صاحب کے ساتھ ایک شام
1-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 درود شریف اور نظم۔
5-00 خطبہ۔ از حضرت صاحب امام جماعت الرابع 96-9-13
6-15 ملاقات۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ
7-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ بیت بازی۔ لجنہ ربوہ
8-00 لقاء مع العرب (نیا)
9-00 ترکی پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ۔
11-00 جرمن پروگرام۔

ہفتہ 14- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
1-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
1-30 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ اردو بولنے والے احباب کے ساتھ
2-30 فرنچ سیکھئے۔
3-00 خطبہ از حضرت امام جماعت الرابع 96-9-13 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ ملاقات۔(دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ بیت بازی لجنہ ربوہ
7-00 اردو کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 فرنچ سیکھئے (دوبارہ)
8-30 متفرق پروگرام
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ ملاقات
11-00 خطبہ از حضرت امام جماعت الرابع۔
12-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
1-30 متفرق پروگرام
1-00 لقاء مع العرب۔اردو پروگرام۔
2-00 بنگلہ پروگرام۔اردو پروگرام
3-00 اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 سوالات جوابات سیشن حضرت امام جماعت الرابع۔
6-00 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع کے ساتھ
7-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔
8-00 لقاء مع العرب
9-00 عربی پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام۔

بقیہ صفحہ 3

جمع ہونے والے ہو۔ اور اس کے پاس پہنچ کر اکٹھے ہو جاؤ گے۔ پس فرماتا ہے کہ جب تم سارے ایک دن اکٹھے ہونے والے ہو تو خدا کے فعل پر شکوہ یا جزع فزع کتنی بڑی نادانی ہے۔ اگر تم جزع فزع کرو گے تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تمہارا اپنے عزیزوں سے آخری اتصال کمزور ہو جائے گا۔ کیونکہ جس خدا کے اختیار میں یہ ہے کہ وہ اگلے جہان میں سب کو اکٹھا کر دے اس کے اختیار میں یہ بھی ہے کہ وہ اگلے جہان میں بعض کو جدا جدا رکھے۔ پس صاحب ایمان کی اصل تعزیت ہم اللہ ہی کے لئے ہیں باقی جہاں تک جسم کا تعلق ہے جب جسم کٹتا ہے تو ضرور دکھ ہوتا ہے ...... لیکن جہاں تک جسم کے کٹنے کا سوال ہے۔ ضرور تکلیف ہوئی۔ پس جسم بے شک دکھ پاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہوتا ہے اس بندے پر جس کی روح خدا تعالیٰ کے آستانے پر جھکی رہے۔ اور اس سے کہے کہ اسے میرے رب مجھے کوئی شکوہ نہیں تو نے جو کچھ کیا ٹھیک کیا۔ یہی مصلحت تھی۔ اور یہی چیز میرے لئے بہتر تھی۔ تیرا فعل بالکل درست ہے اور گو مجھے سمجھ نہ آئے مگر میں یہی کہتا ہوں کہ تیرا کوئی کام حکمت کے بغیر نہیں۔

بقیہ صفحہ 5

کرتے دیکھا اور خوش ہوئے۔ یہ لوگ اپنے رنگ میں ربوہ کا نام روشن رکھے ہوئے ہیں!۔

ربوہ کے خیاط رہے جاتے ہیں حالانکہ یہی لوگ ہیں کہ ہمارے کپڑے سیتے اور ہمارا ننگ ڈھانپتے رہے۔ ابتداء میں ایک چچا مہردین ہوتے تھے ان کا بیٹا ہمارا دوست تھا۔ آج کل انجمن کے کسی دفتر میں خدمت پر مستعد ہے۔ جامعہ میں قبلہ حضرت مولانا جلیل صاحب کے ساتھ رہائش اختیار کی تو پڑوس میں عبدالرزاق صاحب جامعہ کے پی ٹی رہتے تھے۔ ان کے بھائی عبدالستار اور ابا' بابا جی نام ذہن سے اتر رہا ہے کیونکہ سب انہیں ہمیشہ ہی بابا جی کہتے تھے۔ بابا جی نہایت مشاق خیاط تھے۔ اس باب میں بڑی بے فکری رہتی تھی کہ کپڑا وقت پر اور عمدہ سلا ہوا گھر بیٹھے بٹھائے مل جاتا تھا۔ عبدالرزاق صاحب نے تو پی ٹی کروانے کے ساتھ اپنے بیٹے عزیزی عبدالرؤف کے نام سے بچوں کو لکھنے کی کاپیاں بنانے کا کام شروع کر رکھا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس میں خوب برکت دے رکھی تھی۔ اب تو رؤف بکڈپو اچھا خاصہ ادارہ ہے۔ بھائی عبدالستار کے صاحبزادے عزیزی عبدالماجد طاہر لندن میں خدمت سلسلہ پر مستعد ہیں اور داماد عزیزی عبدالکریم خالد صاحب لاہور میں اردو کے پروفیسر ہیں۔ ایک بار ان کی ایک نہایت خوب صورت نظم الفضل میں چھپی تو ہم نے انہیں داد کا خط لکھا بڑی محبت کا جواب آیا۔ اس کے بعد اک لمبی چپ اور تیز ہوا کا شور! جفت سازوں میں سے بھائی بشیر کا ذکر کر چکا ہوں۔ بابے ماجھے کا ذکر تو حضرت صاحب نے کسی خطبہ میں فرمایا ہے۔ اپنی وضع کے آدمی ہیں یا تھے۔ پاؤں سے معذور تھے۔ لائبریری کے سامنے فٹ پاتھ پر بیٹھتے تھے۔ سردی گرمی ان پر اثر انداز نہیں ہوتی تھی۔ ربوہ میں سب سے پہلے محمد احمد نظام صاحب نے فوٹو گرافی شروع کی۔ نظام صاحب کے صاحبزادے اطہر نے یہ کام جاری رکھنے کی کوشش کی مگر زمانہ بدل گیا۔ اب تنویر سٹوڈیو والے احمد زمان تنویر ہمارے حافظ محمد رمضان صاحب کے صاحبزادے ربوہ والوں کی تصویریں کھینچتے ہیں ورنہ وہ وقت بھی تھا کہ کالج کی تصویریں کھچوانے کے لئے لاہور سے فوٹو گرافر منگوائے جاتے تھے۔ جوتوں کی دو کانیں تھیں ہی کتنی؟ البتہ رشید بوٹ ہاؤس والے بھائی رشید ہمارے استاد مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی کے بیٹے تھے۔ ان کی اولاد نے ان کا کام غالباً نہیں سنبھالا اور نوکریاں کرنے لگے۔ ربوہ کی پہلی پہلی کپڑے کی دوکان حبیب کلاتھ ہاؤس یاد آئی۔ حبیب اللہ خوب وضع داری آدمی تھے۔ ان کے صاحبزادے مولوی بشیر احمد صاحب سیالکوٹی حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے دفتر کے ہیڈ کلرک اور ہمارے "افسر" تھے۔ اپنے ابا کی وفات پر ابا کا کاروبار سنبھال کر بیٹھ گئے۔ انہیں بابا جی حبیب اللہ کی ایک صاحبزادی انگریزی کی پروفیسر ہوتی تھیں۔ ہمارے دوکاندار طبقہ کے لوگ بھی بچوں کی تعلیم و تربیت سے غافل نہیں ہوتے تھے۔ ربوہ کالج کی متعدد برکتوں میں سے یہ ایک برکت ہے کہ اہل ربوہ کی ہر نئی نسل پڑھی لکھی نسل ہوتی ہے۔ ربوہ کو اب بھی پاکستان میں سو فیصد تعلیم کا جزیرہ کہا جا سکتا ہے۔ لڑکیاں ہوں یا لڑکے سب ہی زیور تعلیم سے آراستہ ہوتے ہیں بلکہ ایک مدت تک تو ربوہ میں ایم اے پاس لڑکیوں کی تعداد لڑکوں سے زیادہ رہی۔

بھائی محمد اسحاق صاحب احمدیہ ماڈرن سٹور والے ابتدائی جنرل سٹور والے تھے۔ پھر گھڑی سازی پر آ گئے۔ ریڈیو اور ٹی وی بھی بیچتے رہے۔ ان کے داماد ڈاکٹر ظفر اللہ اپنے زمانے میں حساب کے اور پان کے رسیا تھے۔ اب امریکہ کی کسی یونیورسٹی سے منسلک ہیں۔ حساب سے اتنے شغف کے باوجود ہمارے چہیتے شاگرد تھے۔ بہت غربت میں پرورش پائی مگر اللہ نے اب خوب کشائش دے رکھی ہے۔ ان کے بھائی اشرف بھی اسحٰق صاحب ہی کے داماد ہیں۔ ربوہ کے دوکانداروں کا ذکر آیا تو حکایت دراز تر ہو گئی۔ یہ لوگ بھی معاشرہ کا اہم جزو ہوتے ہیں اور توجہ کے مستحق ہوتے ہیں۔ اللہ ان لوگوں کو اہل ربوہ کی خدمت کی جزا دے۔ خدمت اور دیانت اور شرافت کے اعلیٰ اخلاقی معیار پر قائم رکھے۔ آمین

(ماہنامہ خالد ربوہ مئی 1996ء)

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنیوں کے مطابق کر لیں (-) نادہند وہ ہے جس نے ہمیشہ اپنی حیثیت سے کم وعدہ کیا جب انسان پوری قربانی نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کے فرشتے اس میں زور اور طاقت پیدا نہیں کرتے جو لوگ اپنی حیثیت سے زیادہ وعدے لکھاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔"

(ایڈیشنل وکیل المال ثانی تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلام مصطفےٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

کینیڈا میں پاکستان بھارت اور کینیا سمیت چار ملکی ایک روزہ ٹورنامنٹ کے لئے 14 رکنی ٹیم کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

وسیم اکرم کو کپتان اور عامر سہیل کو نائب کپتان برقرار رکھا گیا ہے۔ حال ہی میں انگلینڈ کا دورہ کرنے والی 17 رکنی ٹیم سے عطاء الرحمٰن' آصف مجتبیٰ' شاہد انور' محمد اکرم' اور راشد لطیف کو ڈراپ کر دیا گیا ہے۔ جبکہ سلیم الٰہی اور اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے آل راؤنڈر اظہر محمود کو شامل کر لیا گیا ہے۔ اس چار ملکی ٹورنامنٹ کے لئے جن کھلاڑیوں کا اعلان کیا گیا ہے ان کے نام یہ ہیں۔

وسیم اکرم (کپتان)' عامر سہیل (نائب کپتان) سعید انور' سلیم الٰہی' شاداب کبیر' اعجاز احمد' انضمام الحق' سلیم ملک' معین خان' وقار یونس' مشتاق احمد' ثقلین مشتاق' شاہد نذیر' اور اظہر محمود' عارف عباسی کے دور میں نظر انداز کئے گئے فاسٹ باؤلر عاقب جاوید اور رمیز راجہ کو ایک بار پھر ٹیم میں شامل نہیں کیا گیا۔ یہ دونوں کھلاڑی آج کل اپنے بینک کی طرف سے انگلینڈ میں کرکٹ کلب کے قیام کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ انگلینڈ کے خلاف آخری ایک روزہ میچ کی جیت میں اہم کردار ادا کرنے والے راشد لطیف کو اس چار ملکی ٹورنامنٹ سے ڈراپ کرنے پر حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ سلیکشن کمیٹی کا اجلاس دوسرے ایک روزہ میچ کے موقع پر ایجی ٹن میں ہوا۔ پاکستان سے چیئرمین سلیکشن کمیٹی سلیم الطاف اور ظہیر عباس انگلینڈ پہنچے۔ جبکہ نئے مینجر مشتاق محمد اور سلیکشن کمیٹی کے ایک رکن نسیم الغنی پہلے ہی وہاں تھے۔ ٹیم کے انتخاب کے وقت وسیم اکرم سے بھی رائے لی گئی۔ یہ پاکستان کرکٹ کی تاریخ کا پہلا موقع ہے کہ سلیکشن کمیٹی کا اجلاس بیرون ملک ہوا ہے۔

شاداب کبیر کو انگلینڈ کے خلاف ٹیسٹ میچوں اور شاہد نذیر کو آخری ایک روزہ میچ میں عمدہ کارکردگی کی وجہ سے شامل کیا گیا ہے۔

سنگر کپ سنگر کپ کے ایک اہم میچ میں آسٹریلیا نے بھارت کو دلچسپ مقابلے کے بعد 3 وکٹ سے ہرا کر فائنل کھیلنے کا اعزاز حاصل کر لیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق بارش کے باعث تاخیر سے شروع ہونے کے باعث میچ کو 45۔ اوور زیر محیط کر دیا گیا۔ آسٹریلین کپتان آئن ہیلی نے پہلے کھیلنے کی دعوت دی اور 41 ویں اوور میں پوری ٹیم 201 رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ کپتان ٹنڈولکر 7' مونگیا 38' اظہر الدین 3' کامبلی 1' رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے۔ ڈریوڈ صرف 13 رنز بنا سکے بعد میں جوشی نے 48۔ اور گنگولی نے 58 رنز بنا کر ٹیم کو سہارا دیا۔ بعد میں آنے والے کھلاڑی آسٹریلیا کے باؤلروں کا مقابلہ نہ کر سکے۔ آسٹریلیا کی ٹیم کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ سٹیو واہ نے 55۔ اور سٹیورڈ لاء نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ لاء نے 67 رنز بنائے۔ آخری اوور میں آسٹریلین ٹیم کو 4 رنز درکار تھے۔ مائیکل بیون نے شاندار چوکا لگا کر اپنی ٹیم کو 3 وکٹوں کی فتح سے ہمکنار کیا۔

سٹیو واہ کو آل راؤنڈر پرفارمنس پر مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔ آسٹریلیا اور بھارت کے درمیان جب میچ سنسنی خیز لمحات میں تھا تو 194 رنز کے مجموعی سکور پر اظہر الدین نے کپتان ایان ہیلی کو شاندار فیلڈنگ کے بعد رن آؤٹ کر دیا۔ کھلاڑیوں نے اپیل کی لیکن لیگ امپائر نے ناٹ آؤٹ قرار دیا۔ کھلاڑیوں نے لیگ امپائر سے بار بار اپیل کی جس پر دونوں امپائرز نے بالآخر تھرڈ امپائر سے مدد لی جس نے ہیلی کو آؤٹ قرار دیا۔ آؤٹ دینے کے فیصلے پر ہیلی نے احتجاج کیا اور امپائروں سے بحث کی کہ جب تک امپائر نہ چاہے تھرڈ امپائر کی مدد نہیں لی جا سکتی۔ کھلاڑی امپائر کو تھرڈ امپائر سے مدد لینے کے لئے نہیں کہہ سکتے۔ لیکن ہیلی کو آؤٹ قرار دیا گیا۔ اس فیصلے سے کرکٹ کی دنیا میں ایک نئی بحث چھڑ جائے گی۔

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

اتوار 8- ستمبر 1996ء

12-00 (رات) اردو کلاس از حضرت صاحب (نیا)
1-00 دینی تعلیمات۔ روحانی خزائن۔
1-30 تاریخ احمدیت کا ایک ورق۔ از مکرم بی اے رفیق صاحب
2-00 بچوں کی حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سے ملاقات۔
3-00 چینی زبان سیکھئے۔
3-30 حکایات شیریں (نیا)
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر۔ بچوں کی حضرت صاحب سے ملاقات۔ (دوبارہ)
5-00 لقاء مع العرب
6-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔
7-00 (صبح) اردو کلاس۔ از حضرت صاحب
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
8-30 حکایات شیریں۔
9-00 بچوں سے حضرت صاحب کی ملاقات۔
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔ بچوں سے حضرت امام جماعت احمدیہ سے ملاقات (دوبارہ)
11-00 سندھی پروگرام
12-00 (دوپہر) دینی تعلیمات۔ روحانی خزائن۔
12-30 تاریخ احمدیت کا ایک ورق۔ از بی اے رفیق صاحب
1-00 لقاء مع العرب۔ (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام۔ اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) اردو کلاس۔ از حضرت صاحب (دوبارہ)
4-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
4-30 سوال کا وقت۔ مجلس عرفان۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ٹورانٹو۔ کینیڈا۔ 24۔ جون 1996ء (حصہ دوم)
6-00 (شام) انگریزی دان دوستوں سے حضرت امام صاحب کی ملاقات۔
7-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ربوہ کے بارے میں ایک تعارفی ڈاکومنٹری۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 البانین پروگرام۔
10-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن پروگرام (1) کوئز لجنہ (2) گروپ ڈسکشن۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترمہ رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ محمد یعقوب صاحب (دفتر وکالت تصنیف تحریک جدید) ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ چند دن ہوئے ان کو بیماری کا شدید حملہ ہوا اور فضل عمر ہسپتال میں داخل کروایا گیا خدا کے فضل سے اب قدرے افاقہ ہے۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم منظور احمد صاحب ابن مکرم حکیم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شور کوٹ شہر عرصہ 7 ماہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم رانا ابراہیم صاحب (مکرم رانا مسعود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر R-32/2 کے والد صاحب) اچانک دل کا دورہ پڑنے سے بعمر 90 سال 31۔ اگست 96ء کو وفات پا گئے۔ یکم ستمبر 96ء کو مکرم محمد منیر احمد شمس مربی سلسلہ اوکاڑا کینٹ نے جنازہ پڑھایا۔ اور قبر تیار ہونے پر مکرم محمد حسین گل صاحب نے دعا کروائی۔ موصوف کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ رسول بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری رحمت علی صاحب (وفات یافتہ) مالو کے ضلع سیالکوٹ 31۔ اگست 1996ء کو ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں موصوفہ موصیہ تھیں 96-9-1 کو ان کا جنازہ مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے بیت المہدی میں پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مبارک اعجاز صاحب نے دعا کرائی۔ موصوفہ مکرم مسعود احمد شوکت صاحب بھائی بھائی ٹریڈرز کی والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

گمشدہ ضروری کاغذات

○ مکرم عامر وسیم ملک صاحب کے چند ضروری کاغذات جو روس میں تعلیم کے سلسلے میں ایڈمشن فارم تھے اور ساتھ ہی ایک عدد پاسپورٹ بھی تھا وہ دارالصدر غربی ربوہ میں (بیت القمر) سے جامعہ کی ٹک شاپ تک آتے ہوئے راستے میں کہیں گر گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو ملیں تو وہ دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔

بقیہ صفحہ 1

894/1100 نمبر حاصل کر کے سرگودھا بورڈ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعال ان کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

○ عزیزہ عفت اشرف بٹ صاحبہ بنت مکرم محمد اشرف بٹ آف گوجرانوالہ نے امسال میٹرک کے امتحان میں گوجرانوالہ بورڈ میں 731/850 نمبر حاصل کر کے دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ (نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 7- ستمبر-1996ء
درجہ حرارت کم ازکم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ روس کی طرف سے قرارداد کو ویٹو کرنے کی دھمکی کے بعد عراق کے مسئلہ پر برطانیہ سلامتی کونسل میں اپنی قرارداد میں ترمیم کرنے پر مجبور ہو گیا ہے امریکہ اور برطانیہ روس کی جانب سے ویٹو کے امکان کو روکنے میں ناکام رہے۔ چین اور فرانس نے بھی کسی ایسے اقدام پر تشویش ظاہر کی جس سے عراق کی علاقائی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو۔ تین روز تک جاری رہنے والے صلاح ومشورہ کے بعد بھی اختلافات دور نہیں ہو سکے۔

○ بغداد میں مقیم غیر ملکی سفارت کاروں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ امریکہ کے ساتھ حالیہ لڑائی میں صدر صدام حسین فاتح رہے ہیں اور اتحادیوں میں اختلافات بڑھ گئے ہیں۔ صدر کلنٹن نے یہ ڈرامہ انتخابات میں کامیابی کے لئے کیا۔ روس امریکہ کے سامنے ڈٹ گیا ہے۔ فرانس نے جنوبی عراق میں گشت میں حصہ لینے سے انکار کر دیا۔ عراق نے شمالی علاقے میں اپنے قدم مضبوط کر لئے ہیں۔ عراقی فوج نے اربیل شہر میں داخل ہو کر اس کا کنٹرول اپنی حمایت یافتہ جماعت کردستان ڈیموکریٹک پارٹی کو سونپ دیا ہے۔

○ پاکستان کی قومی اسمبلی نے عراق پر امریکی حملے کے خلاف امریکہ کی مذمت کر دی۔ عراقی عوام کے ساتھ مکمل یکجہتی اور ان کی حمایت کا اعلان کیا گیا۔ قرارداد نوابزادہ نصراللہ خان نے پیش کی۔ حکومت اور اپوزیشن دونوں نے تائید کی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں ریاستی اسمبلی کے انتخابی ڈھونگ کے موقع پر مکمل ہڑتال کی جارہی ہے۔ یہ ہڑتال دو دن تک جاری رہے گی۔ انتخابی عملہ بھارت سے لایا گیا ہے۔ مقبوضہ کشمیر کے گورنر مسٹر کرشنا راؤ نے الزام لگایا ہے کہ پاکستان انتخابات میں رکاوٹ ڈال رہا ہے۔ بھارتی فوج کے جنرل ڈھلوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر عسکریت پسندوں نے گڑبڑ کی تو ہم ان سے سختی سے نبٹیں گے۔ بھارتی وزارت داخلہ نے 6 ہزار پولنگ سٹیشنوں کو حساس قرار دے دیا ہے۔ ہر پولنگ سٹیشن پر 27 فوجی تعینات ہوں گے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ ضرورت پڑے تو قرضوں کی وصولی کے لئے آئین میں ترمیم کر لی جائے۔ حکومت اور اپوزیشن ایک دوسرے سے تعاون کریں۔ انہوں نے کہا کہ نادہندگان سے قرضوں کی وصولی کا طریقہ طے کرنے کے لئے قانون وانصاف کی قائم کردہ کمیٹی کو ایک ماہ میں رپورٹ تیار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اعلیٰ کمیٹی کی ضرورت نہیں۔

○ سابق صوبائی وزیر خضر حیات ٹوانہ کے بیٹے ثمر ٹوانہ کو لاہور میں اس کے گھر سے باہر نکلتے ہی گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ اگلے روز پولیس نے ثمر ٹوانہ کے قاتل کی تلاش میں ایک مبینہ پولیس مقابلے میں راجہ سنٹر کے مالک راجہ ریاض کے بیٹے فواد ریاض کو ہلاک کر دیا۔

○ بی بی سی نے اپنے ایک تبصرے میں کہا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم کے تعلقات کشیدہ ہیں لوگوں کی خواہش ہے کہ صدر آئینی حق استعمال کر کے حکومت کو برطرف کر دیں۔

○ وزیر داخلہ نصیراللہ خان بابر نے کہا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم کے درمیان کشیدگی کی خبریں مفاد پرست عناصر کی طرف سے ڈس انفارمیشن کے طور پر پھیلائی جارہی ہیں۔ صدر اور وزیر اعظم کے تعلقات کو کشیدہ قرار دینے والے احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ ملک کی دونوں اعلیٰ شخصیات کے درمیان کوئی اختلاف نہیں انہوں نے 19 سال سیاست میں اکٹھے کام کیا ہے۔ جس شخص نے جمہوریت کی خاطر اپنی پیٹھ پر ڈنڈے کھائے ہوں اس سے جمہوریت کشی کی توقع رکھنا عبث ہے۔ "بلوچ سردار" کبھی ایسا نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ پتہ نہیں صدر اور وزیر اعظم کی تین ہفتوں سے کیوں ملاقات نہیں ہوئی۔ دونوں کے اپنے اپنے پروگرام ہیں۔ ان کے تعلقات کبھی بھی کشیدہ نہیں رہے۔

○ نواز شریف فیملی کی پیپر مل' حدیبیہ پیپر ملز میں آتشزدگی سے مشینری کاغذ اور دیگر سامان جل گیا۔ فائر بریگیڈ نے 4 گھنٹے کے بعد آگ پر قابو پایا۔

○ سابق نگران وزیر اعظم مسٹر معین قریشی نجی دورے پر پاکستان پہنچے ہیں۔

○ پاکستان کے وزیر دفاع مسٹر آفتاب شعبان میرانی نے برطانیہ کے وزیر مملکت برائے دفاع مائیکل پورٹیلو سے برطانیہ میں ملاقات کی دونوں رہنماؤں نے پاک برطانیہ دو طرفہ دفاعی تعاون پر غور کیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے کہ حالیہ بارشوں اور سیلاب میں 118 افراد ہلاک ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ ناقص کارکردگی کے بعد پولیس کو اب شرم آنی شروع ہو گئی ہے۔ انہوں نے بھارت پر بند توڑنے کے غلط الزام کی تحقیقات کے لئے فوجی اور سول حکام پر مشتمل کمیٹی قائم کر دی ہے۔

○ ملک بھر میں یوم دفاع جوش و خروش سے منایا گیا۔ کراچی میں نیشنل سٹیڈیم میں اس موقع پر ایک شاندار رنگارنگ پروگرام منعقد کیا گیا جس میں وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے بھی شرکت کی اور جوش و خروش سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کراچی کی بیٹی کراچی کے گھروں میں لاشیں نہیں بلکہ امن وسلامتی دیکھنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کراچی کے عوام کو پاکستان بچانے کی شاندار جدوجہد پر خراج تحسین پیش کیا۔ یہ پروگرام پی ٹی وی پر لائیو ٹیلی کاسٹ کیا جاتا رہا۔

○ وفاقی وزیر ڈاکٹر شیر افگن نے کہا ہے کہ نواز شریف اب کبھی اقتدار میں نہیں آسکتے۔ جماعت اسلامی کا کردار ہمیشہ منفی رہا ہے۔

○ پنجاب کے سینئر وزیر مسٹر مشتاق احمد اعوان نے کہا ہے کہ گیند اپوزیشن کی کورٹ میں ہے چاہے تو جمہوریت بچالے چاہے تو سڑکوں پر نکل آئے۔ وزیر اعظم نے مذاکرات کے لئے 6 نکاتی ایجنڈا دے کر قوم پر اپنی نیک نیتی ثابت کر دی ہے۔

○ خانقاہ ڈوگراں کی مسجد میں نماز جمعہ کے وقت دھماکہ سے تبلیغی جماعت کا ایک کارکن زخمی ہو گیا۔ بم دیسی ساخت کا تھا۔ ایک مینار والی مسجد میں یہ دھماکہ دن کے ڈیڑھ بجے وضو کی ٹونٹیوں کے پاس ہوا۔ دھماکے سے اردگرد کی عمارتیں لرز کر رہ گئیں۔ اطلاع ملنے پر انتظامیہ و پولیس کے حکام اور بم سکواڈ کے اہلکار موقع پر پہنچ گئے۔ سپاہ صحابہ نے مطالبہ کیا ہے کہ 24 گھنٹے کے اندر اندر ملزم گرفتار کر لئے جائیں۔

○ ناظم آباد کراچی میں ایم کیو ایم کا ایک عہدیدار محمد فاروق پولیس مقابلے میں جاں بحق ہو گیا۔ الطاف حسین نے کارکنوں کو اپنی روپوشی سخت کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔

○ گوجرانوالہ کے قریب تھانہ تتلے عالی کے علاقہ میں بس سٹاپ کلے والی' کا گھیراؤ کر کے چار مسلح ڈاکوؤں نے دن دہاڑے وہاں پر موجود سواریوں اور ریڑھی بانوں کو لوٹ لیا۔ اس کے بعد پولیس کے 18 ناکے توڑ کر فرار ہو گئے۔

تلاش گمشدہ

○ محترم ناظر صاحب امور عامہ اطلاع دیتے ہیں۔

عزیز فرید احمد عمر 20 سال ابن مکرم فاروق احمد صاحب جو مکرم ماسٹر عنایت اللہ صاحب آف وزیر آباد کا پوتا ہے' لاپتہ ہے۔ عزیز کی بازیابی اور دعا کے لئے قبل ازیں دو مرتبہ الفضل میں اعلان کروایا جا چکا ہے۔ تاحال کوئی خبر نہیں۔ احباب سے عزیز کی بازیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو نظارت امور عامہ میں اطلاع دیں۔

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ٭ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 34134

خان بلڈنگ میٹریل ساہیوال روڈ ربوہ
تھوک اور پرچون - عمارتی اینٹ اور ٹائل کیلئے
رابطہ کریں: خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212831

بیرون ممالک کے خصوصی رعایتی ٹکٹ اور سفری معلومات کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کے لئے ہر وقت حاضر ہیں
آپ کی خدمت ہمارا نصب العین
حبیب ایکسپریس انٹرنیشنل
A-3 بیول پلازہ فضل الحق روڈ
بلیو ایریا اسلام آباد
فون دفتر 275757 294930 270704
ٹیلیکس TLX-54592 PD.150

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا // اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
20 گرام 30 روپے۔ 60 گرام 90 روپے۔ 100 گرام 150 روپے — 250 روپے —
فہرست ادویہ وجنتری 1996ء مفید طبی معلومات کیساتھ مفت طلب کریں۔
بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph: (04524) 211434-212434
Fax: (04524) 534